آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

طلع البدر علینا من ثنیّۃ الوداع
وجب الشکر علینا مادعیٰ للّٰہ داع

البدر

Digitized by Khilafat Library

نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان ۔ ۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ ۔ رجب ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

پرانی تقریروں سے کچھ

اولاد کس نیت سے طلب کرنی چاہئیے

انسان کو سوچنا چاہئیے کہ اسے اولاد کی خواہش کیون ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہئیے۔ کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے لیکن جب ایک اندازہ سے گذر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئیے +

خدا تعالےٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اگر انسان خود مومن اور عبد نہین بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشا کو پورا نہین کرتا ہے اور پورا حق عبادت کا ادا نہین کرتا بلکہ فسق و فجور مین زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی؟ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالےٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہون تو یہ کہنا بھی اس کا نرا ایک دعوی ہی ہوگا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت مین ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ مین صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہون تو وہ اپنے اس دعوی مین کذاب ہے صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت مین اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہین اگر یہ خواہش صرف اسی لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے +

یاد رکھو کسی نیکی کو بھی اس لئے نہین کرنا چاہئیے کہ اس نیکی کے کرنے پر ثواب یا اجر ملیگا کیونکہ اگر محض اس خیال پر نیکی کی جاوے تو وہ ابتغاء لمرضات اللہ نہین ہو سکتی بلکہ اس ثواب کی خاطر ہوگی اور اس سے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ اسے چھوڑ بیٹھے مثلاً اگر کوئی شخص ہر روز ہم سے ملنے کو آوے اور ہم اس کو ایک روپیہ دے دیا کرین تو وہ بجائے خود یہی سمجھے گا کہ میرا جانا صرف روپے کے لئے ہے جسدن سے روپیہ نہ ملے اسی دن سے آنا چھوڑ دے گا +

غرض یہ ایک قسم کا باریک شرک ہے اس سے بچنا چاہئیے نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئیے کہ خدا تعالےٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اس پر کوئی ثواب ہو یا نہ ہو *

باقی دارد

* فٹ نوٹ ۔ حضرت حجۃ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جس کام کے کرنیکا حکم دیا ہے اگر مجھ پر یہ بھی تبلایا جاوے اور یقین کرایا جاوے کہ اس کام کے کرنے پر سخت سے سخت عذاب کیا جاویگا تب بھی مین اپنی روح مین کوئی لغزش نہین پاتا کہ اس کام کو چھوڑ دون کیونکہ محض عذاب یا ثواب میری کام کی غرض نہین ہے۔ مجھ تو خدا تعالیٰ نے طبعی طور پر ایک جوش فطرت عطا کیا ہے جو اس کے احکام کی تکمیل کیطرف کشان کشان لئے جاتا ہے

(ایڈیٹر)

حالات مقدمات

۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو فجر کی نماز کے بعد حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے بٹالہ کے راہ گورداسپور روانہ ہوئے۔ حضور اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ رتھ میں سوار ہو کر اور دیگر احباب آمدہ از سیالکوٹ و پشاور وغیرہ یکوں پر+

ہم افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار کی آمدنی قلیل اور سٹاف کے نامکمل ہونے کی وجہ سے ایسے اور نیز ان مواقع پر جبکہ ایڈیٹر بوجہ بیماری یا اشتغال دیگر کاروبار کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمرکابی اور مجلس سے محروم رہتا ہے کوئی معقول انتظام نہیں کر سکتے جس سے ان اوقات کے کلمات طیبات محفوظ ہوا کریں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی زبانی ہمیں علم ہوا کہ رستہ میں حضرۃ اقدس عہ نے عظیم الشان مسائل پر تقریریں فرمائیں جس سے بڑے بڑے مسائل حل ہو گئے ہیں۔ اپنے ذمہ داری کی اس پہلو کو نہایت کمزور دیکھ کر ہم خود دعا کرتے ہیں اور نیز دیگر احباب سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے کاروبار میں برکت دیوے اور اُسے اُس نقطہ تک پہونچا دے کہ جس پر پہونچ کر ان تمام کمزوریوں کا علاج ہو سکتا ہے+

دوپہر کے وقت بٹالہ سٹیشن سے سوار ہو کر حضرۃ اقدس گورداسپور میں نازل ہوئے دوسرے دن مقدمہ کی پیشی تھی۔ حضرۃ اقدس عہ نے صبح کو اُٹھ کر ذیل کا رویا سنایا+

رویا

میں نے ایک قلم لکھنے کیواسطے اُٹھائی ہے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی ایک زبان ٹوٹی ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ محمد افضل نے جو بیرد نب بھیجے ہیں ان میں ایک لگا دو وہ پیر تلاش کئے جا رہے ہیں کہ اس اثناء میں میری آنکھ کھل گئی+

۱۰ بجے کے بعد مقدمہ کرم دین صاحب بنام حضرت اقدس و حکیم فضلدین صاحب پیش ہوا۔ خواجہ صاحب نے حکیم فضلدین صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی کہ مولوی کرم دین صاحب نے جو استغاثہ کیا ہے وہ وہی امر ہے جس کی تحقیق کے لئے خود میری طرف سے کرم دین صاحب پر استغاثہ دائر ہوئے ہیں اس لئے جب تک وہ مقدمات فیصل نہ ہوں اس وقت تک اس مقدمہ کو ملتوی کیا جاوے اس پر فریقین کے وکلاء کی بحث رہی اور عدالت نے دوسرے دن فیصلہ دینے کا حکم صادر فرمایا

شام کے وقت حضرۃ اقدس کو الہام ہوا

خوش و خورم باش

۲۴ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم دین صاحب و ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم تھا مگر چونکہ مستغیث کی شہادۃ موجود نہ تھی اس لئے اس کی تاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء پڑی کل کی بحث پر چونکہ ابھی عدالت نے فیصلہ تحریر نہیں کیا تھا اس لئے خواجہ صاحب نے کچھ اور قانونی بحث کرنی چاہی جسکو سنکر عدالت نے ایک بجے کے بعد اسی دن یہ فیصلہ دیا کہ درخواست التواء مقدمہ نامنظور ہے+

اور اس طرح سے

خدا کی وہ بات پوری ہوئی جو کہ اس نے ۲۲ کی رات کو اپنے فرستادہ کو دکھائی اور ۲۳ کی صبح کو اس نے سنائی لیکن اصل غرض جو اس درخواست سے تھی وہ خدا نے بہر حال پوری کی آئندہ کے لئے اس مقدمہ کی تاریخ ۱۷ اکتوبر مقرر ہوئی۔

آپ نے ایک ذکر پر فرمایا کہ کوئی دنیا کا کاروبار چھوڑ کر ہمارے پاس بیٹھے تو ایک دریا پیشگوئیوں کا بہتا ہوا دیکھے جس سے کہ کل علم والی پیشگوئی پوری ہوئی ہے+

روحانیت اور پاکیزگی کے بغیر کوئی مذہب چل نہیں سکتا قرآن شریف نے بتلایا ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پیشتر دنیا کی کیا حالت تھی یاکلون کما یاکل الانعام۔ پھر جب انہی لوگوں نے اسلام قبول کیا تو فرماتا ہے و یبیتون لربہم سجدا و قیاما۔ جب تک آسمان سے تریاق نہ ملے تو دل درست نہیں رہتا۔ انسان آگے قدم رکھتا ہے مگر وہ پیچھے پڑتا ہے قدسی صفات اور فطرۃ والا انسان ہو تو وہ مذہب چل سکتا ہے اس کے بغیر کوئی مذہب ترقی نہیں کر سکتا ہے اور اگر کرتا بھی ہے تو پھر قائم نہیں رہ سکتا

---

۲۴ کی شام کو روانہ ہو کر رات کو حضرۃ اقدس بٹالہ تشریف لائے اور وہیں قیام فرمایا علی الصبح رتھ میں سوار ہو کر آپ قادیان پہونچے+

۲۶ و ۲۷ - کو کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا ۲۸ - کو آپ ... مغرب کی نماز با جماعت میں بوجہ بیماری شریک نہ ہو سکے+

---

۲۹ - ستمبر ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں با جماعت ادا کیں+

شام کے وقت چند ایک احباب نے بیعت کی جس پر حضرۃ اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی+

ہر ایک آدمی جو بیعت کرتا ہے تو اس کی بیعت کی کیا غرض ہونی چاہیئے یاد رکھو کہ اُسے صرف دنیا کے لئے نہ کرنا چاہیئے بہت سے آدمی ایسے سنے اور دیکھے جاتے ہیں کہ وہ بدقسمت ہو گئے ہیں اور ان کا مقصود اس سے صرف دنیاوی اغراض کی تکمیل ہوتی ہے یاد رکھو کہ دنیا چند روزہ ہے تنگی سے یا فراخی سے یہ تو گذر جاتی ہے لیکن آخرۃ کا معاملہ بہت سخت ہے کہ جس کا انقطاع نہیں ہے اگر وہ دنیا سے اسی حالت میں گیا کہ خدا اس سے راضی تھا اور اس کا خوف اس کے دل میں تھا اور ہر ایک گناہ سے جسے خدا نے گناہ کہکر پکارا ہے وہ بچا پایا گیا تو پھر خدا کا فضل اس کے شامل حال ہوگا اور اگر یہ بات نہیں اور اس نے لاپروائی کی زندگی بسر کی ہے تو اس کا انجام خطرناک ہوگا۔

بیعت سے انسان کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو توبہ نصیب ہوتی ہے جیسے کہ اس وقت تم نے میرے ہاتھ پر کی ہے خدا کا وعدہ ہے کہ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کہ وہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور ان کو جو پاک ہونا چاہتے ہیں کہ گناہ کی کشش ان سے دور ہو جاوے۔ پھر آنحضرۃ صلعم فرماتے ہیں کہ توبہ کیوقت سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور افراط و تفریط سب کچھ معاف ہو کر پھر خدا تعالےٰ سے از سر نو صلح ہوتی ہے اور ایک نیا حساب کتاب اس بندہ کا خدا سے پڑتا ہے۔ پس اگر وہ دانا اور سمجھدار آدمی ہے اور اس کی نیت ٹھیک ہے تو اُسے چاہیئے کہ نیا حساب خدا کے ساتھ نہ ڈالے اور دوبارہ گناہ سے اپنے آپکو آلودہ نہ کرے+

توبہ سے پیشتر انسان پر کئی زمانہ عمر کے گذرتے ہیں مثلاً ایک جوانی کا کہ اس میں کسل ہوتا ہے۔ غفلت ہوتی ہے پھر دوسری عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے اسمیں دغا اور فریب کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اسیطرح ہر ایک عمر کے تقاضائے کے موافق گناہ بھی اس کے الگ ہوتے ہیں یہ اس کا فضل ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور انسان اس کے ذریعہ سے پھر اس سے صلح کر سکتا ہے جب ایک جرم انسان پر ثابت ہو جاوے تو وہ قابل سزا ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم پس جب ایک جرم کا یہ حال ہے تو جو صدہا جرم لیکر جاویگا اس کا کیا حال ہوگا۔ لیکن اگر ایک شخص عدالت میں جاوے اور ثبوت پہونچکر فرد قرارداد جرم بھی اُسپر لگ جاوے اور پھر حاکم اُسے بخشدے تو اس کا کس قدر احسان ہے پس اس لئے تم کو چاہیئے کہ ہر ایک گناہ کو خواہ وہ مجموعی ہو خواہ فرد خیال رکھو البتہ ہو کہ جیسے بہت سی زہریں ملکر انسان کو ایکدفعہ ہی ہلاک کر ڈالتی ہیں ویسے ہی گناہ تم کو ہلاک کر دیویں تو

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی المصطفےٰ محمد والہ واصحابہ اجمعین + اما بعد جاننا چاہیئے کہ ایک شخص خواجہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس اللہ سرہ کے شاگردوں سے تھا اور مدت تک آپکی خدمت میں علم پڑھتا رہا اور جس نے عموماً ہر ایک علم سے فائدہ بھی حاصل کیا تھا ایک دفعہ اسنے دل میں سوچا کہ مینے برسوں رنج اوٹھایا اور بہت سا علم ہر طرح کا حاصل کیا - اب مجھکو کیا معلوم ہے کہ ان علموں میں سے کونسا علم میرے لئے مفید ہے اور گور میں میرا معین ومددگار اور میرا مونس ہوگا اور ان تحصیل کردہ علوم میں سے کونسا علم ہے کہ جسکو میں ترک کروں اور اس سے الگ رہوں - کیا وجہ ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے جناب تعالیٰ سے پناہ مانگی ہے اور فرمایا ہے کہ (اعوذ بک من علم لا ینفع) یعنی میں بے نفع علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں پس وہ شاگرد چند روز تک یہ سوچتا رہا اور آخر اس مشکل کے لئے فتوی لینے کے طور پر امام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا اور کچھ اور مسئلے بھی لکھے اور عرض کیا کہ مجھکو کوئی جامع نصیحت کیجیئے اور کوئی دعا ایسی بتلائے کہ ہمیشہ پڑھا کروں اور یہ بھی لکھا کہ اگرچہ آپنے مسائل کے جواب میں بہت سی کتابیں - احیاء کیمیا وجواہر القرآن اور اربعین اور منہاج اور بہتیرے رسالے تصنیف فرمائے ہیں مگر میں ناچیز چاہتا ہوں کہ ایک تحفہ کا غذ پر ہو اور جسے ہمیشہ پڑھا کروں اس پر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جو جواب لکھا اُسے ہم تزکیہ نفس کی خاطر بہ نظر ناظرین کرنا مناسب خیال کرتے ہیں جو اصحاب ہماری اس خدمت سے بہرہ ور ہوں اُن سے التماس ہے کہ وہ میرے حق میں بھی ایسی اپیل در آمد کے لیے دعا فرمادیں +

(محمد افضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے فرزند عزیز اور اے دوست مخلص خدا تیری بقا کو اپنی اطاعت میں دراز کرے اور تیرے ساتھ کارگزار دوستوں جیسا سلوک کرے تو معلوم کر کہ فرمان نصیحتوں کا حضرۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب سے لکھا جاتا ہے اور جو نصیحت اُس جناب سے نہیں ہوئی اس کا چنداں فائدہ نہ ہوگا اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی نصیحت نامے لوگوں کے لئے لکھے ان نصیحت ناموں میں سے اگر کچھ تجھکو بھی پہنچ گیا ہے پھر تجھکو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے اور اگر ان میں سے کچھ تجھکو نہیں پہونچیں تو مجھے بتلا کہ اتنے سال کی پڑھائی تمہاری کس کام کی ہے - اے لڑکے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نصیحتوں میں سے جو آنحضرۃ صلعم نے اہل جہان کے لئے فرمائی ہیں ایک تو یہ ہے علامۃ اعراض اللہ تعالیٰ عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ - یعنی علامت خدا تعالیٰ کے غافل ہونے کی بندہ سے ان کا بے معنی کاموں میں مشغول ہوجانا ہے اور ان امرء ذہبت ساعۃ من عمرہ فی غیر ما خلق لہ فحری بان یطول علیہ حسرتہ - یعنی اگر کسی کی عمر کی ایک گھڑی ایسے کام میں چلی جاوے جو وہ اس کام کے لئے پیدا نہیں ہوا تو بیجا ہوگا کہ اس کے لئے مقدر ہو کہ اس کی حسرت بڑہائی جاوے اور من جاوز الاربعین ولم یغلب خیرہ شرہ فلیتجھز الی النار - اور جسکی عمر چالیس سال گذر چکی اور اس کی نیکی بدی پر غالب نہیں ہوئی پس چاہیے کہ وہ آگ کے لئے طیار ہو جائے +

سب لوگوں کو یہی نصیحت کافی ہے اور اے فرزند نصیحت کرنی تو آسان ہے لیکن دشواری اس کی قبول میں ہے کیا وجہ کہ نصیحت کا ذائقہ خواہش کے پجاریوں کے حلق میں تلخ معلوم ہوتا ہے اور لہو اہی ان کی محبوب ہیں خصوصاً اس کے لئے کہ جو لڑکوں کی طرح رسمی علم کا طلبگار اور دنیاوی ہنروں اور فضیلت کے حصول میں مشغول ہے کیونکہ طالب علم سمجھتا ہے کہ مجرد علم ہی میرا دستگیر اور وسیلہ ہوگا اور نجات اور خلاصی صرف علم کے حصول میں ہے اور یہی کافی ہے اور وہ عمل سے بے پرواہ ہے اور اس کو عمل کی حاجت ہی نہیں - اور یہ اعتقاد بد فلسفیوں کا مذہب ہے سبحان اللہ وہ اتنا نہیں جانتا کہ جب علم حاصل کر لیا اور اس پر عمل نہ کیا تو اس پر تو حجت قائم ہو گئی اور اس کو خبر نہیں کہ حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ یعنی قیامت کے روز سب سے زیادہ عتاب اس عالم کو ہوگا جسکو خدا نے اس کے نفع علم سے محروم رکھا اور بزرگوں کی حکایت میں ہے کہ ایک بزرگ نے جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور کہا اے ابو القاسم کیا حال ہے +

انہوں نے جواب دیا کہ طاحت العبارات وفنیت الاشارات ما نفعنا الا رکیعات رکعنا ہا فی جوف اللیل یعنی ہلاک ہو چکیں باتیں بنانا اور اشارات ... فنا ہو گئے بجز چند رکعات کے جو ہم نے رات کے اندر ادا کیں اور کچھ فائدہ نہ دیا - اے بیٹا اعمال سے مفلس اور احوال سے خالی اور بے معنی نہ ہونا اور خوب جان لے کہ مجرد علم تیری دستگیری نہ کریگا جکو یہ مثل معلوم ہو کہ اگر کوئی کسی جنگل میں جاتا ہو - اور ہندی تلوار ہاتھ میں ہو اور دوسرے ہتیار بھی ہوں اور وہ خود بھی لائق ہتیاروں کے اور لڑائی کرنیوالا ہو اور اچانک کوئی شیر اُس کی طرف آتا نظر آوے تو تیری دانست میں کیا یہ سب ہتیار بغیر استعمال کے اس شیر کے حملہ کو اس سے دفع کر سکتے ہیں تو خوب جانتا ہے کہ نہیں کر سکتے - اسیطرح بعینہ سمجھ لے کہ اگر کوئی شخص چند ہزار علمی مسئلہ پڑھ لے اور جانتا ہو مگر عمل ان پر نہ کرے تو اس دانائی سے اس کو فائدہ نہ ہوگا دوسری مثال یہ کہ کوئی بیمار ہو اور وہ بیماری صفراوی حرارۃ سے ہو اور اُسے معلوم بھی ہو کہ علاج اس مرض کا کشکاب اور سکنجبین ہے مگر وہ دوا نہ کھاوے تو کیا مطلق علم اس کی بیماری کو دور کر دیگا - تو جانتا ہے کہ ہرگز نہیں سنا

گر دو تو ہزار رطل بہ پیمائی

تا مے نخوری نباشدت شیدائی

یعنی اگر تو سیروں شراب تول کر رکھے مگر جب تک تو پئے گا نہیں تجھ میں شیدائیت یعنی بیخودی پیدا نہ ہوگی اگر تو سو برس تک بھی علم پڑھا کرے اور ہزار جلد کتاب کی اُلٹا دے پلٹا دے اور اس پر عمل نہ ہو اور اعمال صالحہ سے اپنے تئیں مستعد اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے قابل نہ بناوے - تو خدا کی رحمت تجھکو نہیں پہونچیگی قرآن شریف سے سن لیس للانسان الا ما سعی - اے بیٹا میں جانتا ہوں کہ تو نے پڑھا ہوگا کہ یہ آیت منسوخ ہے مگر ان دوسری آیات کے بارے میں تو کیا کلام ہے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا جزاء بما کانوا یعملون ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنت الفردوس نزلا - الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا - یعنی ہاں جو بجائے بدی کے نیکی کرے اور ایمان لاوے اور یہ اچھے کام کرتا ہے اور ان حدیثوں کے حق میں تو کیا کہتا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصوم وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا - یعنی اسلام کے بنا پانچ باتوں پر ہے گواہی دینی کہ نہیں معبود سوائے خدا کے کوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے ہیں اور نماز کا قائم کرنا - اور زکوۃ کا دینا اور روزہ رمضان کے - اور حج خانہ کعبہ کا جو کوئی اس کی طرف جا سکے الایمان قول باللسان وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان - یعنی ایمان زبان سے کہنا ہے اور دل سے تصدیق کرنا اور عمل اُس کے ارکان پر کرنا اور اس کے دلائل شمار سے زیادہ ہیں - اور اگر تیرے دل میں یہ وسوسہ گذرتا ہو کہ میں یہ کہتا ہوں

۱؎ ہر انسان کو اس کی سعی وکوشش کے موافق اجر ملیگا ۲؎ جو شخص اپنے خدا کی ملاقات کی آس رکھتا ہے پس اسکو چاہیے کہ کام اچھے کرے - ۳؎ یہ بدلے کے طور پر ہے جو وہ کیا کرتے تھے ۴؎ - جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے

کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت میں پہونچے گا نہ کہ خداتعالیٰ کے فضل ورحمت سے پس تو سمجھ کر اچھی بات تونے نہیں سمجھی۔ جان لے کہ میں یہ نہیں کہتا بلکہ یہ کہتا ہوں کہ بندہ خدا کے فضل ورحمت سے بہشت میں پہونچتا ہے لیکن جب تک بندگی اور تابعداری سے اپنے آپ کو مستعد اور قابل رحمت کے نہ بناوے بہشت اس کو نہیں حاصل ہوتی ہیں... یہی نہیں کہتا بلکہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین یعنی خدا کی رحمت نیکوکاروں سے نزدیک ہے اور جبکہ اس میں رحمت نہ پہونچی بہشت میں کب پہونچے گا۔ اور اگر کوئی یوں کہے کہ صرف ایمان سے بہشت میں پہونچ جاتے ہیں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ پہونچتا ہے مگر یونہی تو نہیں پہونچتا وہاں پہونچنے تک بہت سی گھاٹیاں اور منزلیں درپیش ہیں ۞ (باقی دارد)

سوانح عمریاں

جب ہم نے ماہوار رسالہ کے اجرا کا اشتہار دیا تھا تو اس میں ایک مضمون ہم نے یہ بھی تجویز کیا تھا کہ جسقدر اصحاب آج تک حضرۃ اقدس کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں یا آئندہ ہوں۔ چونکہ ہر ایک کی بیعت ایک خاص مذہبی تاریخ کا اپنے ساتھ رکھتی ہے اور کوئی فراست سے۔ کوئی خواب سے۔ کوئی کشف سے۔ کوئی الہام سے۔ کوئی مخالفوں کی مخالفت سے۔ کوئی ربانی القا سے۔ غرضیکہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کی تحریکات اور اسباب کو لکھکر روانہ کرے تو وہ درج رسالہ کردئے جاویں لیکن چونکہ رسالہ کے اجرا کی تجویز سردست ملتوی ہو گئی اس لئے اب اگر وہی حالات لکھکر دفتر البدر میں ارسال کردئے جاویں تو آہستہ آہستہ بذریعہ اخبار شائع کردئے جاوینگے ۞

ہمارا خیال ہے کہ ان حالات کے ضبط ہو جانے سے ایک عظیم الشان نظارہ قدرت آنکھوں کے سامنے آتا ہے اور اسکا اثر دوسرے لوگوں پر جو کہ ابھی مذبذب ہیں پڑتا ہے اور ایک دوسرے بھائی کے حالات پڑھکر مومنین کی زیادتی ایمان ہوتی ہے اس لئے احباب احمدیہ سے ہماری التماس ہے کہ وہ اپنے اپنی بیعت کے حالات لکھکر روانہ کریں لیکن لکھنے میں اس امر کا خیال رہے کہ حاشیہ اور بین السطور بہت کھلا کھلا رہے تاکہ اصلاح مضمون کے لئے کاغذ میں بہ شرط ضرورت گنجائش مل سکے ۞

(ایڈیٹر)

خوش رہنے کا نسخہ

مخدومنا ومولانا حضرت حکیم نورالدین صاحب اکثر بار ذکر کیا کرتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کوئی ایسی بات بتلاویں جس سے انسان ہمیشہ خوش رہے اس وقت انکے پاس امرا کا بھی ایک بڑا مجمع تھا اور بذات خود بھی وہ ایک بڑے امیر آدمی تھے آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ مختصر کلام کرتے فرمانے لگے کہ خوش رہنے کا ایک ہی نسخہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان نہ خدا بنے اور نہ رسول بنے۔ اس کلام کا مطلب کسیکو سمجھ نہ آیا میں نے عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے فرمایا کہ تم لوگ خدا کسکو کہتے ہو۔ جواب دیا کہ خدا وہ ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا بننے کے یہی معنی ہیں کہ انسان اس بات پر زور دے کہ میرا چاہا کیوں نہ ہوا حالانکہ یہ خاصہ خدا ہے۔ ع

چاہا ہم نے مگر نہ چاہا تو نے
چاہا تیرا ہوا مگر ہمارا نہ ہوا

پس خوش رہنے کے لئے ایک بات تو یہ کرے کہ جب اس کے ارادہ میں اسے ناکامی ہو تو نفس کو ملامت کرے کہ اور سمجھا دے کہ تو خدا تو نہیں ہے کہ تیرا چاہا ہوجاتا اس خیال سے رنج اور جلن دور ہو جاویگی ۞

دوسری بات یہ کہ رسول نہ بنے۔ رسول وہ ہوتے ہیں کہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہیں اور خلقت کو خدا کا فرمان منواتے ہیں جو نہ ملے اس کے لئے رنجیدہ خاطر ہوتے ہیں اور ان کی نافرمانی سے لوگوں پر عذاب آتا ہے۔ پس اگر کوئی تمہاری بات نہ مانے تو تم نفس کو یوں سمجھاؤ کہ تو کوئی رسول تو ہی نہیں کہ تیری بات آیت اور حدیث ہو اگر کوئی تیری بات سے منکر ہے تو وہ عذاب کا مستحق نہیں ہے کوئی نہیں مانتا تو نہ مانے ۞

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ میں اس پر ہمیشہ عمل درآمد کرتا ہوں اور اسی لئے میں ہمیشہ خوش رہتا ہوں ۞

طاعون

چونکہ طاعون کا دورہ پھر شروع ہوگیا ہے اور اکثر مقامات پر یہ پھوٹ پڑا ہے اس لئے خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی حالتوں میں تبدیلی کریں ہر ایک قسم کے گناہ اور فسق و فجور سے پرہیز کریں خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لاویں اور کم از کم یہ کہ زبان درازیوں شوخیوں چالاکیوں سے باز رہیں اور دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کو نمازوں میں اور دیگر اوقات میں ورد کریں اور ہر ایک احمدی بھائی کو چاہئے کہ اپنے تمام بھائیوں اور ان کے اہل و عیال کے لئے جہاں کہیں وہ ہوں دعا کرتا رہے کہ خداتعالیٰ اس مرض سے ان کو محفوظ رکھے۔ اور کشتی نوح میں جو حضرۃ اقدس علیہ السلام کی تعلیم ہے اسے ہر ہفتہ میں ایکبار خود بھی پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی سنا دیں اور ہمیں بھی دعائے خیر سے یاد کرتے رہیں ۞

براہین احمدیہ

جس نمونہ کا ہم نے گذشتہ اشتہار میں نوٹس دیا تھا وہ خدا کے فضل سے اس نمبر کے ہمراہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے عام طور پر آجکل شہرت کتب نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے کہ خریدار پیدا کرنے کے واسطے دلربا مضمون اشتہار کا اور نمونہ بڑی محنت اور سرگرمی سے بہت عمدہ چھاپکر پیش کرتے ہیں لیکن جب کتاب چھپکر ناظرین کے پاس روانہ کی جاتی ہے تو وہ بالکل نمونہ کے مطابق نہیں ہوتی۔ مگر ہم اپنے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرکے جسکی رضا کی طلب کے لئے ہم نے اس کتاب کو چھاپنا چاہا ہے وعدہ کرتے ہیں کہ اصل کتاب اس نمونہ سے بھی کہیں بڑھ چڑھکر ہوگی۔ جدول کی بجائے جو بیل اس میں دی گئی ہے وہ ہماری منشاء کے مطابق نہیں ہے مگر اصل کتاب میں خط اور چھپائی پر جدول انشاء اللہ سونے پر سہاگہ معلوم ہوگا بعض احباب کے نزدیک صرف کاغذ کے فرق سے اعلیٰ کاغذ کی براہین کی عللہ روپیہ قیمت بہت زیادہ معلوم ہوگی لیکن ان کو ابھی معلوم نہیں ہے کہ اس میں ہم نے اور کیا خوبی رکھی ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ کاغذ کی نفاست کے اس کی روشنائی ایک نہایت خوش نما رنگ کی ہوگی اور جب وہ چھپے گی تو انشاء اللہ اس کے خریدار خود شہادہ دیں گے کہ دس روپیہ تو صرف اس کی جلد اول کی قیمت ہے۔ چونکہ حضرۃ اقدس کی کل متبرک تصانیف کو اس حسن انتظام سے چھاپکر قوم کے ہاتھ میں دینا ایک کثیر سرمایہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ سٹاف کو چاہتا ہے اس لئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس خدمت کی سرانجام دہی کے لئے چند ذی مقدرت احباب کی ایک کمپنی ہو جو کہ روپیہ سے امداد کریں سردست اس کمپنی کے قواعد اور منافع کی تقسیم وغیرہ پیش

عالم اخبار

ولادت | ہمارے مخدوم اور مکرم جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب رضہ کے ہاں آپکی زوجہ ثانی کے بطن سے ایک فرزند مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت اقدس علیہ السلام نے عبدالقیوم رکھا ہے خدا تعالیٰ اس مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور رضامندی کی راہوں میں دراز کرے +

چاند گرہن | ۲ - اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ۷ بجکر ۲ منٹ شام سے شروع ہو کر ۱۰ بجکر ۱۵ منٹ تک

کشمیر میں ۱۳ روز تک پھر بارش ہوتی رہی اسلام آباد میں ۲۰ فٹ پانی چڑھ گیا ہے خدا خیر کرے +

اہالیان ساحلی لینڈ کی نسبت ایک عجیب بات معلوم ہوئی ہے کہ وہ دس بارہ روز تک بلا پانی پیئے کے گزار سکتے ہیں +

گرمی کی شدت کسی قدر کم ہو جانے کے ساتھ ہی طاعون پھر چمک اٹھی ہے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان میں طاعونی اموات کی تعداد ہفتہ ماسبق کی بہ نسبت قریباً دگنی یعنی ہفتہ ماسبق کی ۱۸۴۷۷ اموات کے مقابلہ میں ۳۰۸۹ موتیں طاعون سے ہوئیں - صوبہ پنجاب میں بھی طاعون ترقی پر ہے ۵۶ موتیں بمقابلہ ہفتہ ماسبق کی ۳۸ موتوں کے ہوئیں سب سے زیادہ اموات راولپنڈی میں ہوئیں جہاں طاعون کا بہت زور سنا جاتا ہے + (پیسہ)

شاہ ایران اور ان کی اپنی رعایا کے درمیان سخت نااتفاقی

پردہ کی ضرورت | انگلستان کے نامور شاعر مسٹر برڈون جو کیمبرج میں لارڈ کرزن کے استاد رہ چکے ہیں - اپنے معزز شاگرد کی دعوت پر دربار دہلی میں شریک ہوئے تھے - وطن واپس جا کر انہوں نے اپنا سفرنامہ لکھا ہے - جو شاعرانہ خیالات سے پر ہے اس میں ایک جگہ پردہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ "سیاحت ہند کے دوران میں رسم پردہ کو دیکھ کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر انگلستان میں بھی عورتیں پردہ کرتیں تو کیا اچھا ہوتا - ممکن ہے پردہ رفتہ رفتہ ہندوستان سے اٹھ جائے مگر جب تک مردوں کو سیکھنا ہے کہ ان کو عورتوں کا اعزاز کس طرح کرنا چاہیئے اس وقت تک میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں پردہ بکار رواج رہے +

سلام کا جھگڑا | رنگون میں مدرسین اور طلباء کے باہم سلام کا جھگڑا درپیش ہے حکام تعلیم نے سلام کرنے کے متعلق کچھ نئی ہدایتیں لڑکوں کے نام جاری کی ہیں - لڑکوں نے وہ ہدایات نہیں مانیں ماسٹر صاحبان اصرار کرتے ہیں جس پر خوب جھگڑا اچھل رہا ہے سکول بند ہیں معلم صاحبان کی غصہ کے مارے بھویں تنی جاتی ہیں - لڑکے بازاروں میں استادوں پر تالیاں بجاتے ہیں اور چند شوخ مزاجوں نے تو سکول کی دیواروں پر جابجا اس مطلب کے نوٹس چسپاں کر دئیے ہیں کہ یہ مکان کرایہ کے لئے خالی ہے - جن کے زبردستی اتار ڈالنے کا حکم پولیس کو دیا گیا - سارے تضیہ کی بنا یہ ہے کہ حکام تعلیم زور دیتے ہیں کہ طالب علم قدیم برہمی رسم کے مطابق اپنے دونوں ہاتھ لٹکا کر یا ہاتھ کی ہتھیلیاں اوپر نیچے رکھ کر سلام کریں لیکن نوعمر لڑکے اور ان کے والدین نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ ایسا مؤدبانہ سلام صرف مذہبی رہنماؤں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے نہ کہ ان سے کم درجے کے اشخاص کے لئے - قومی آزادی کی ہوا اب ہندوستان میں ہر جگہ پھر گئی ہے - علی الخصوص رنگون میں بھی - اب لڑکوں کے والدین جلسہ کر کے اس امر کا فیصلہ کرنے والے ہیں کہ سلام کے مسئلہ کا فیصلہ کس طرح کیا جائے +

مسلمان شوہر اور عیسائی بیوی | حال ہی میں ایک خاص طرز کا مقدمہ عدالت مدراس میں پیش ہو کر فیصل ہوا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ مسٹر جیمس ہولٹ نے جو ایک فوجی پنشن یافتہ سپاہی ہے - اسلام قبول کیا جس پر اس کی بیوی مسز اینی ہولٹ نے اس کے ساتھ رہنے سے انکار کیا - اور عدالت میں نان نفقہ کی چارہ جوئی کی مقدمہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد مسٹر ای کلارک نے مفصلہ ذیل فیصلہ صادر کیا ہے "میں خیال نہیں کرتا کہ ایک بیوی کا فرائض شادی سے انکار کرنے کا حق اس سے بہتر ہو سکتا ہے کہ جو قانون طلاق میں مہیا کیا گیا ہے - قانون ہذا میں جہاں طلاق کی اجازت اس صورت میں دی گئی ہے کہ شوہر مذہب عیسوی چھوڑ کر نئی بیوی کر لے وہاں یہ بات بھی صاف طور پر ظاہر کی گئی ہے - کہ طلاق زنا - بیرحمی اور روپوشی کے بغیر اور کسی صورت ممکن روا نہیں ہو سکتی - گو قانون کے رو سے یہ بات عیاں ہے کہ تبدیل مذہب نئی شادی طلاق کے لئے کافی وجوہات ہیں - مگر صرف تبدیل مذہب اس کے ساتھ دیگر امور کا واقع ہونا طلاق کی ضرورت ثابت نہیں کرتا - میں اس قانونی بحث سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ واضع قوانین کی مقتضاء غالباً یہ تھی کہ شوہر کے صرف مذہب تبدیل کرنے پر اس کی بیوی کو اس سے علیحدہ ہونیکا حق حاصل ہو جائے اس مقدمہ میں یہ فیصلہ دینا کہ مسٹر ہولٹ اپنی بیوی کو گزارہ دے دوسرے الفاظ میں معنی رکھتا ہے کہ مسز ہولٹ کو طلاق مل گئی لیکن میں خیال نہیں کرتا کہ قانون طلاق کی رو سے مجسٹریٹوں کو ایسے اختیارات ہوں - پس ان تمام امور پر غور کرنے سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہولٹ کا مذہب تبدیل کرنا نہ تو بیجا فعل ہے نہ بعید از اخلاق - نہ یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ مسٹر ہولٹ کے تبدیل مذہب سے اس کی بیوی کی شہرت چال چلن یا موجودہ حالت کو کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے - بیشک مسز ہولٹ کو اندیشہ ہے کہ ناگوار نتائج ظہور پذیر ہونگے لیکن یہ صرف خیالی باتیں ہیں ایک خیالی بات یہ بھی ہے کہ شاید مسز ہولٹ کو پردہ نشین ہونے یا شرعی لباس پہننے پر مجبور کیا جائیگا - لیکن اس کا شوہر ان تمام باتوں سے انکار کرتا ہے اور اس کا بیان ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ہر گز ایسا سلوک نہیں کریگا بلکہ اسے ایسا لباس جیسا وہ چاہیگی پہننے کی اجازت دیگا اور اسے اپنی پسند عبادتگاہ میں جانے کا اختیار ہوگا غرضیکہ تمام معاملات میں اسے وہی آزادی دی جائیگی جو آج تک اس کو حاصل تھی +

گوندل علاقہ کاٹھیاواڑ میں اہل اسلام کی آبادی بہ نسبت ہندوؤں کے بہت زیادہ ہے اول وہاں گاؤکشی کی ممانعت تھی - بیس پچیس برس کا عرصہ گذرا کہ جب وہاں کے رئیس نابالغ تھے تو بمبئی گورنمنٹ کے ہاتھ میں وہاں کا انتظام تھا اور اس وقت اہل اسلام کو گاؤکشی کی اجازت دیگئی تھی - لیکن اب جبکہ رئیس صاحب نے عنان حکومت ہاتھ میں لیلی ہوئی ہے تو پھر گاؤکشی کو بند کر دیا ہے جس سے وہاں کی مسلمان رعایا کو سخت تکلیف ہے بمبئی گورنمنٹ نے ان کی فریاد پر توجہ نہ کی اس لئے اب انہوں نے وائسرائے کے پاس اپیل کی ہے +

بمبئی میں ایک پارسی ہیڈ ماسٹر نے اسبات پر خودکشی کی کہ اس سے دو ماہ پیشتر اس کی لڑکی خودکشی کر چکی تھی اور اس لڑکی سے اس کی بڑی محبت تھی - جو لوگ خدا کو چھوڑ کر فانی اشیاء سے دل لگاتے ہیں ان کے نتائج ایسے ہی ہونے چاہئیں +

حج کی فلاسفی

ایک دفعہ درس قرآن شریف مین جناب محمد عجب خان صاحب تحصیلدار ایبٹ آباد کے اس سوال پر کہ حج کی فلاسفی اور فائدہ کیا ہے ہمارے مخدوم مولانا حکیم نورالدین صاحب نے جو تقریر حج کی فلاسفی پر کی وہ ذیل مین درج کی جاتی ہے تاکہ ہر ایک مومن حسب استطاعت اُس سے مستفید ہو سکے +

فہم اور فراست کے لئے اللہ تعالےٰ نے جو اسباب دئے ہین وہ تین قسم کے ہین +

(۱) وہ جنکو عام نگاہ سمجھ سکتی ہے

(۲) وہ جو فلاسفرون بادشاہون اور مدبرون کی سمجھ مین آتے ہین +

(۳) دوسری قسم کی مخلوق سے جو بالاتر مخلوق انبیا اولیا و رسل وغیرہ کی سمجھ مین آتے ہین لیکن پھر آگے ان کے مدارج بھی مختلف ہین

میرا ابھی ابتدائی سن اور طالب علمی کا زمانہ تھا کہ حج مجھپر فرض ہوا اور مین نے اس وقت دو حج کئے۔ میری طبیعت اُس وقت بھی بہت آزاد۔ حریت پسند اور دلائل کی محتاج تھی اُس عمر اور طالب علمی کے زمانہ مین کچھ محرکات میرے حج کرنے کے تھے پھر وسط عمر مین وہ اور بڑھ گئے اور اب اس وقت میری معرفت ضرورت حج کے بارے مین خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے بہت زیادہ کر دی ہے۔ مین اس وقت اپنے اول محرکات کا ذکر کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اس وقت بھی میری طبیعت نے یہ امر میرے دل مین جمادیا تھا کہ **اسلام** ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام خوبیون کا جامع مذہب ہے اور تمام غیر مذاہب کا مہیمن ہے اس وقت جو میری سوسائیٹی ہم عمرون اور طالب علمون کی تھی جب کبھی قرآن یا اسلام کی چلتی تو مین خدا کے فضل سے قرآن کے ذریعہ ہی ان سب پر غالب آتا۔ میرے اس وقت کا قرآن ابتک میرے پاس موجود ہے اور اُس وقت جو جو میری تحقیقات اور خیالات تھے ان کے مطابق تمام حواشی چڑھے ہوئے ہین اُسکے مطالعہ سے میرے خیالات کے تدریجا عروج کا پتہ مل سکتا ہے۔ اس وقت......

......ہی یہ بات بخوبی میرے دل مین بیٹھ گئی ہوئی تھی کہ ایسا کوئی بھی مذہب نہین ہے کہ اگر اسمین کوئی خوبی ہو تو وہ خوبی اسلام مین نہ ہو اور اسلام کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو کہ اس کے فرقہ اہل سنت والجماعت مین نہ ہو اور فرقہ اہل سنت والجماعت کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور شیخ ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ ابن قیم کے طریق مین نہ ہو۔ گویا مین ایک طرح سے اس وقت شاہ ولی اللہ صاحب کا مقلد تھا یا شیخ ابن تیمیہ و ابن قیم کا اس وقت کے حنفیون یا یون کہو کہ اسلام کے فلاسفرون سے مجھے محبت تھی۔ اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ شاہ صاحب کی تصنیف جو کہ اس وقت ملتی نہ تھی میرے ساتھ رہتی تھی اس کے مطالعہ سے میرا مذکورہ بالا یقین خوب پختہ ہو گیا ہوا تھا اور میرا مذہب وہ مذہب تھا جو کہ تصوف۔ فقہ حدیث اور فلسفیت کو جمع کرتا ہے +

اس وقت ہر مذہب اور ملت کے طالب علم کیساتھ میرا تعارف تھا جبکہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ نیازمندی کے کتنے اقسام ہین۔ غور کے بعد اس کی دو قسمین میری سمجھ مین آئین +

ایک — خادمانہ نیازمندی

دوسری — عاشقانہ نیازمندی

خادمانہ نیازمندی کا یہ رنگ ہے جو کہ ہم ہر روز سرکاری دربارون اور حکام کی پیشیون مین دیکھتے ہین کہ اپنے آقا کے کہنے کے مطابق خادمون کی ایک خاص وردی ہوتی ہے وہ پہن کر وقت مقررہ پر حاضر ہوتے ہین اور ہمیشہ صاف اور ستھرے رہتے ہین کہ آقا ناراض نہ ہو۔ اور مجرا۔ سلام۔ نشست برخاست دربار کے......

......وقت کے خاص آداب ہوتے ہین جو کہ وہ بجالاتے ہین اور خاص خاص خدام کو نذر بھی گذرانی جاتی ہے یہ حالت اپنے بندون کی خادمانہ نیازمندی کی خدا تعالےٰ نے زکوۃ اور نماز مین رکھی ہے کہ اس مین روپیہ بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور وقت کی پابندی کے لحاظ سے آداب الٰہی کو مدنظر رکھکر تمام ارکان بجالائے جاتے ہین۔ لیکن۔

عاشقانہ نیازمندی کا طریق اور ہے کہ کسی محبوب کی دھت مین نہ کھانے کی فکر نہ پینے کی۔ ہونٹ خشک ہو رہے ہین کسی سج دھج بناؤ سنگار کا خیال نہین ہے شہوانی قوائے پر وہ موت ہے کہ بیوی کا خیال تک نہین آتا۔ کبھی جو پتہ لگ جاتا ہے کہ محبوب وہان فلان کوچہ مین ہے تو یہ بھی دوڑ کر وہان پہونچتا ہے۔ نہ سر کی خبر ہے کہ پگڑی ہے کہ نہین اور نہ پاؤن کی کہ جوتہ ہے کہ نہین اور اس کوچہ مین چکر پر چکر دیتا ہے کہ کسی طرح اس کی جھلک نظر آجاوے اگر سارا چہرہ نہین تو کوئی حصہ ہی سہی۔ کلام ہی سہی اور اگر اس مین کوئی حارج ہو تو کچھ پتھر اسے بھی رسید کر دیتا ہے اور اگر اس کے وہم مین بھی یہ بات آجاوے کہ محبوب نے بلایا ہے تو حاضر ہون حاضر ہون کہتا ہوا دوڑتا ہے جو لوگ عاشق مزاج رہ چکے ہین یا اگر نہین تو محبانہ مضامین کی کتب تو دیکھی ہونگی جنمین عاشقون کی اس حالت کا بیان ہوتا ہے وہ خوب جانتے ہین کہ عاشقون پر ایک ایسا وقت ضرور آتا ہے اور اسی محبانہ نیازمندی کی ادا کو اللہ نے اپنے بندون کے واسطے روزہ اور حج مین رکھا ہے

دیکھو مکہ مین خدا سے مکالمہ ہوا۔ دیدار ہوا اور یقینا ہوا وہان اللہ تعالےٰ نے بچون عورتون اور بڈھون پر فضل کئے اس لئے یہ انسانی خاصہ ہے کہ جب دیکھتا ہے کہ فلان مقام پر فلان فلان فضل ہوا تو اس کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہان کچھ نہ کچھ ضرور ہے وہ کونسا بچہ اور کونسی عورت اور کونسا بوڑھا تھا جسے خدا مکہ معظمہ مین نظر آیا وہ بوڑھا تو ابراہیم علیہ السلام تھا۔ اور عورت بی بی ہاجرہ تھین اور وہ بچہ اسمٰعیل تھا اور وہ حقیقی جوان محمد رسول اللہ سید الاولین والاخرین صلعم ان سب کو خدا ملا ہے اور ان سب کے ساتھ کلام بھی کی ہے جس کثرت اور جمعیت سے خدا نمائی مکہ مین ہوئی ہے کوئی اور مقام صفحہ ہستی پر نہین کہ اس جمعیت کے ساتھ خدا نمائی کا دعوی کرے۔ مکہ مین رویت الٰہی خوب ثابت ہے اس لئے ایک سلیم الفطرت انسان جب امید باندھکر نیازمندی اور خواہش سے وہان جاتا ہے تو رحیم اور کریم خدا کب چاہتا ہے کہ اُسے محروم رکھے +

عاشقانہ نیازمندی کے آداب کے برخلاف یہ بات ہے کہ پردہ کیا جاوے۔ کیونکہ اس سے عشق پر حرف آتا ہے اس لئے وہان عورتون کو پردہ کا حکم نہین ہے۔ ان دنون مین مین نے ہیر اور رانجھا کا قصہ پڑھا تو وہان اسی عاشقانہ نیازمندی کی ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ہیر جب رانجھا کے واسطے روٹیان لیکر جا رہی تھی تو قاضی صاحب نماز پڑھ رہے تھے اس نے دیکھا سامنے سے گذر گئی۔ جب قاضی نماز سے فارغ ہو کر اس پر ناراض ہوا تو اس نے جواب دیا کہ اے قاضی مین تو رانجھے کی طرف جا رہی تھی اور اس کے عشق مین مجھے نظر تک نہ آیا کہ تو نماز پڑھ رہا ہے کہ نہین مگر تعجب ہے کہ تیری کیسی نماز تھی کہ تو نے مجھے دیکھ لیا

غرضیکہ حج کی صورت ایسی ہی ہے جیسے کہ اوپر بیان ہوئی اس مین انسان اسی کوچہ مین چکر کھاتا ہے جہان ابراہیمؑ نے چکر کھائے اور اللہ تعالےٰ اسے کلام کی غور کرو اس آیت پر واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسمٰعیل الخ۔ پھر مین نے اندازہ کیا ہے کہ اگر پتھرون کی عمارت ہو تو انسان زیادہ سے زیادہ سات آدمی تک کھڑے ہو کر آسانی سے بنا سکتا ہے اور اُسے گو وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہین ہوتی اور چونکہ کوئی اس پتھر اور مقام کی تخصیص اور تعیین نہین کرتا جس پر اور جس جگہ کھڑے ہو کر ابراہیمؑ اور اسمٰعیل نے دعا یئن

مانگیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں باپ بیٹے اسی چکر میں دعا مانگتے رہے ہیں جب تک کہ سات ردے عمارت کے پورے نہیں ہوئے اور ردوں کی تعداد سے پتہ لگتا ہے کہ سات ہی چکر تھے اور اسی تعداد پر اب بھی چکر کھائے جاتے ہیں۔ یہ ابراہیم اور اسمٰعیل کی عاشقانہ نیازمندی کی طرز تھی جسکی تعلیم دی گئی اور یہ بڑے قوی مومن تھے کہ ایک نے تو باپ ہو کر بیٹے کو ذبح کرنا چاہا دوسرے بیٹے نے جان دینے میں دریغ نہ کیا تاکہ خدا راضی ہو جاوے مگر چونکہ بعض مومن کمزور ہوتے ہیں اس لئے آگے ایک عورت کی نیازمندی کی طرز بیان کی کہ جب ہاجرہ علیہا السلام کو حضرت ابراہیم نے صفا اور مروہ کے درمیان چھوڑا تو ہاجرہ علیہا السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ ہمیں کس کے سپرد کرتا ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اسی کے حکم سے کرتا ہوں تب ہاجرہ ع نے کہا کہ جاؤ اللہ تعالےٰ ہم کو ضائع نہ کریگا ایک مشکیزہ پانی کا پاس تھا جب وہ ختم ہو چکا اور دھوپ کی شدت اور بچہ کو تڑپتے اور جان بلب دیکھکر وہ بے قرار ہوئیں تو ان پہاڑیوں پر کبھی چڑھتی اور کبھی اترتی تھیں اور ہر طرف نگاہ مارتی تھیں کہ کوئی قافلہ پانی لاتا ہو۔ آخر خدا تعالےٰ نے ایک چشمہ پانی کا وہاں جاری کیا جو کہ زمزم کہلاتا ہے اس مقام پر ہاجرہ علیہ السلام نے خدا پر کیسا توکل کیا اور عاشقانہ نیازمندی کا کیا ثبوت دیا۔ یہ نظارہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کر کے دیکھ لو وہ بھی سات ہی دفعہ چڑھیں اور اتری تھیں +

چونکہ آبادی میں رہنے سے اکثر دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اس لئے ہر ولی اللہ کو لوگوں سے الگ میدانوں میں بھی جانا پڑتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب یہ خیال کیا اور طبیعت میں جوش تو تھا ہی کہ دعا قبول ہو اس لئے حجر میں گذرتے ہوئے بھاگے بھاگے عرفات کے جنگل میں گئے کہ وہاں تنہائی میں دعا کروں یہ ۹ میل کا فاصلہ تھا مگر پھر آپنے دیکھا کہ اس بیرونی جگہ سے تو حرم ہی امن کی جگہ ہے اس لئے لوٹے اور مزدلفہ کے مقام پر جو عرفات سے واپس ہوتے ہوئے ۳ میل پر ہے ٹھہر گئے اور وہیں آپکو یہ الہام ہوا۔ انی اری فی المنام الخ

اس وقت کا ایک بڑا اسرار الٰہی ہے جسکو اس وقت ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تاہم اشارتاً اُسے سمجھ لو کہ عوام الناس میں بھی ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ جب بیماری یا کوئی اور دکھ درد تکلیف ہو تو اکثر قربانی کیا کرتے ہیں کہ وہ بلا ٹل جاوے اس کا راز یہ ہوتا ہے کہ جب موت کا نزول ہوتا ہے تو وہ بلا کھائے کے واپس نہیں جاتی تو جو کچھ ابراہیم پر وارد ہوا وہ بھی بلا قربانی ٹل نہیں سکتا تھا اگرچہ ہزاروں مویشی ساتھ تھے مگر لڑکے کی قربانی کوئی تھوڑی سی بات نہ تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات بہت ہی عظیم الشان ہوگی جس کے لئے بیٹے کی قربانی تجویز ہوئی اس منا میں یہ ابراہیمی نمونہ تھا کہ قربانی کرے اور بچہ کا نمونہ یہ ہے کہ اس نے کہا کہ جو حکم ربی ہوا ہے وہ جلدی کر اور گردن آگے رکھدی

عوام الناس جو کہ الٰہی رموز سے واقف نہیں ہوتے وہ ایسے وقت اعتراض کرتے ہیں اسیطرح اُس وقت کسی نے اعتراض کیا کہ ابراہیم کی عقل ماری گئی ہے یہ آخری عمر۔ اور بڑھاپا۔ ایک اولاد آگے اب امید نہیں۔ ایک خواب کی بنا پر لڑکے کو ذبح کرنے کو طیار ہے لیکن ابراہیمی فراست اور ایمان کے آگے اس اعتراض کی کیا وقعت تھی اور یہ لوگ اپنی توجہ اور ارادہ کے بڑے پکے ہوتے ہیں اور جو مخالفت کرے وہ سخت دشمن ہوتا ہے اس لئے آپنے اُٹھا کر اُسے پتھر مارا کہ تو ہمارے ارادے کو روکنے والا کون ہوتا ہے یہ اس قسم کی رکاوٹیں ہیں کہ جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو صد رہا ہی پیدا ہوا کرتی ہیں تو وہ کنکر ہیں جو اس مقام پر عاشقانہ نیازمندی میں مارے جاتے ہیں مگر چونکہ مومن کی توجہ جب ایک کام کی طرف رہے تو وہ اُسے بار بار کرتا ہے اور روک بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں اس لئے ہر بار ابراہیم علیہ السلام اُسے دھتکارتے رہے +

اسلام کے ۵ ارکان ہیں جنمیں سے نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ اور حج جس نیازمندی میں داخل ہیں ان کا بیان کر دیا ایک نیازمندی یعنی ایمان کا ذکر نہیں ہوا وہ بھی اسی میں داخل ہے۔ اللہ پر ایمان لانے کے یہی معنے ہیں کہ جب انسان دل لگاتا ہے تو اُسے کہنا ہی پڑتا ہے کہ ہم بھی کسی کے ہیں پھر اس دعوے کو نبھانے اور اس کے تقاضا کو پورا کرنے کے واسطے باقی نیازمندیاں ہیں +

اہل فلسفہ نے مانا ہے کہ تبادلہ خیالات کے واسطے سیاحت اور سفر بہت ضروری ہے اور جب تک انسان مختلف ممالک کے اخلاق عادات کو نہ دیکھے تو وہ اصلاح نہیں کر سکتا۔ شریعت اسلام نے اول تو تبادلہ خیالات کا اس طرح کیا کہ ہر محلہ کی مسجد میں وہاں کے لوگ ۵ وقت جمع ہوں پھر ہر جمعہ کے دن دیہات کے سب لوگ اور عیدین وغیرہ پر شہر اور دیہات کے سب لوگوں کا اجتماع کیا ہے۔ اور کل ممالک کے اجتماع کے واسطے حج رکھا ہے مگر یہ دنیا کا خیال ہے اور چونکہ غریب لوگ ایسے فوائد قوم کو نہیں پہونچا سکتے اس لئے صرف امرا کی تخصیص کی۔ اجتماع میں چونکہ حفظ صحت کا خیال ضروری ہے اس لئے ریتلے میدان میں یہ اجتماع رکھا +

پھر سٹیچو وغیرہ یادگاریں لوگ بناتے ہیں تو بتوں کے دشمن کو واجب تھا کہ ایک یادگار موحدانہ بنا جاتا +

مراسلہ

انفاق فی سبیل اللہ کیلئے ایک تحریک

برادرم ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

براہ مہربانی اس تجویز کو اپنے اخبار میں طبع کرکے مجھے ممنون فرماویں میں چاہتا ہوں کہ یہ تجویز آپکے اخبار سے اشاعت پذیر ہو اور دیگر اضلاع کے احباب کو اس پر غور و عمل در آمد کا موقعہ ملے +

زمیندار احباب کیلئے ایک نیک تحریک

یہ تجویز ان اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے جو حضور مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہیں اور جن کی حیثیت زمینداری ہے یعنی جو اپنی آمدنیوں کا ذریعہ صرف زراعت کاری پر رکھتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو اپنے پاک مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت عطا فرمائی ہے اور انہوں نے اپنی سچی عقیدت اور اخلاص مندی سے خدا کے پاک مسیح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اس پاک سلسلہ کی خدمت بجالانے کا عہد کیا ہے اور اُن الفاظ میں جو اس پاک سلسلہ کے اصحاب کے جلسہ میں خدا کے پاک مسیح کے روبرو انہوں نے اقرارًا ادا کئے ہیں یہ اقرار بھی موجود ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

اب ان الفاظ کی صداقت کا وقت آگیا ہے اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور سے اپنی جماعت کو ایک ارشاد فرمایا ہے جو قادیان سے ٹریکٹ ہوکر کثرت سے شایع ہوا جس کا عنوان ہے "حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد" + اور جو کہ البدر نمبر ۳۵ میں شایع ہو چکا ہے۔ پس میں اس امر کی طرف اپنے زمیندار...... برادران کی توجہ مصروف کرنا چاہتا ہوں اس کی تحریک دراصل حضور امام پاک علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے۔ مجھو اس ضرورت کے متعلق اب زیادہ

الفاظ اس تحریر مین بغرض تحریص و ترغیب برادران کے لئے لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ اس ضرورت کو اس پاک اور واجب التعمیل ارشاد نے خوب واضح کر دیا ہی میرا کام صرف یہ ہی کہ مین اس ارشاد کی عملی اجراء کے لئے ایک تجویز بخدمت برادران پیش کرون اور ان کو وہ راہ بتاؤن جس سے ایک کافی سرمایہ ان کی طرف سے بتعمیل ارشاد عالیہ بہم پہونچ جائے +

برادران اللہ تعالی آپ کی محنتون کو کامیاب کرے اور آپ کی پیداوار کے نتائج آپکے لئے ہر طرح کی خیر و برکت کا موجب ہون مین آپکے محاصلات اراضی سے جن کو خدا تعالی نے آپکے لئے اپنی راہ مین لگانے کا موقع دے رکھا ہے ایک حصہ نکلوانا چاہتا ہون - چونکہ برادران زراعت پیشہ جماعت کی یہ ایک فطری خصلت اور عادت ہے کہ وہ اپنے محاصل مین سے فصل کی پختگی پر خدا کی راہ مین مساکین کی حاجت روائی کرتے ہین - ہمارے خرمن جو محض خدا کے فضل کے سایہ مین پرورش پائے ہوئے ہوتے ہین ہمارے سینون پر مانگنے والون کے دامنون کو خالی نہین جانے دیتے اور ان خرمنون مین سے اس وقت خدا کی راہ مین کسی قدر حصہ نکال دینا کچھ گران بھی نہین گذرتا اس مین یہ چاہتا ہون کہ ہر ایک فصل کے وقت مین جب خدا کی زمین اپنی پیداوار سے ہمارے گھرون کو بھرے ہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے بھی ایک حصہ پیداوار کا وقف کرین اور ہماری یہ امداد ان امدادون کے علاوہ ہو جو پہلے دائمی طور پر ہم نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھی ہے - ہر ایک صاحب مقدرت بھائی جو دوسرے بھائیون پر مالکانہ تصرف رکھتا ہو وہ اپنی ذمہ داری سے اس امدادی حصہ کا جمع کر لینا اپنے اوپر فرض سمجھے اور پھر جو حصہ مجموعی طور پر حاصل ہو اس کو فروخت کر کے فورًا اس امدادی فنڈ مین جمع کرا دیا جائے بالفعل یہ تجویز ہماری ان برادران کے متعلق ہے جو ضلع سیالکوٹ کے کسی حصہ کے رہنے والے ہون - خواہ ان کا کار زراعت اس ضلع مین جاری ہو یا علاقہ بارہ وغیرہ مین - چونکہ اس رقم کے جمع ہونے کے لئے ایک صدر مقام ہونا چاہئے اس لئے وہ صدر مقام بلحاظ کامل اطمینان سیالکوٹ ہوگا - جو بلحاظ ترتیب طبعی اس ضلع کا صدر مقام ہے - سیالکوٹ کی جماعت چونکہ ایسے کامون مین حصہ لینے مین زیادہ مستعد ہے - پس یہ رقم بھی اس جماعت کی وساطت سے دارالامان مین پہنچنی چاہیئے اب فصل خریف سنہ ۱۹۰۳ء چونکہ عنقریب پختہ ہونے پر ہے اس لئے ہم سب بھائی اس تجویز کا عمل درآمد اسی فصل سے شروع کر دین اور ہر جگہ کی ایک مقامی فہرست معہ اس امدادی فنڈ کے جو خریف سنہ ۱۹۰۳ کے محاصل کا حصہ ہو اس خاکسار کے نام پہونچ جانی چاہیئے - ان فہرستون کو ایک مستقل رجسٹر مین باترتیب درج کر لیا جائیگا - اور پھر آئندہ ہمیشہ خدا کے فضل سے اس امدادی فنڈ کا سلسلہ برابر جاری رہیگا - ہر ایک سال مین دو موقعون پر اس فنڈ کے وصول کرنے کا کام ہوگا یعنی فصل ربیع و فصل خریف - اور امید ہے کہ ہر ایک صاحب قدرت اور صاحب رسوخ بھائی اس تکلیف چند روزہ کو اپنے ذمہ لیکر اس امدادی فنڈ کو جمع کریگا - خاکسار یہ رقم جمع ہونے پر معہ فہرستہائے متعلقہ کے صدر مقام پر بھیج دیگا اور وہان سے بعد اندراج رجسٹر دارالامان مین روپیہ ارسال ہوگا یہ تجویز بالفعل بغرض اجراء پیش کی جاتی ہے جو صاحب اس مین کوئی ترمیم مفید کرنا چاہین ان کو اختیار ہے اور وہ جلدی اس سے مطلع فرما دین تاکہ قابل عمل در آمد ہو کر اس کو جلدی جاری کیا جائے ایک نقل اس کی بغرض اشاعت و اطلاع دیگر برادران اخبار الحکم مین طبع ہونے کو ارسال کر دی گئی ہے + ✻

الراقم محمد سرفراز خان ساکن بدوملی

✻ نوٹ میرے با ہمت بھائی چودھری سرفراز خان کی یہ تجویز بہت مفید اور قابل توجہ دیگر چودھریان و برادران کی ہے اور ایک خاص مشورہ کے بعد اسکو معزز بھائیون کی خدمت مین پیش کیا گیا ہے اللہ تعالے توفیق رفیق کرے اور جلدی ایک کافی امداد اس فنڈ مین بتعمیل ارشاد عالیہ مسیح موعود علیہ السلام پہونچ جائے +

خاکسار حامد شاہ سیالکوٹی

مثنوی

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۳۱ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷

خود مطیع خالق ارض و سما ‏ ‏ جملہ عالم را مطاع و پیشوا
ذرہ ذرہ بہر شان از خادمان ‏ ‏ مہر و ماہ و اختران آسمان
ہر یکے بر صدق شان دادہ خبر ‏ ‏ تا نماند نور ایشان مستتر
باد بہر شان از کردگار ‏ ‏ آب ہم یک بندہ خدمتگذار
آتش ہم گلزار بہر شان ملام ‏ ‏ خاک ہم از بہر شان ادنی غلام
از قدوم شان بہار بوستان ‏ ‏ وز دم شان گلشنے صد گلستان
دشمن شان دشمن رب کبیر ‏ ‏ بدتر از یک کرمکے دون و حقیر
خود خدا از بہر شان بستہ کمر ‏ ‏ دشمنانش را کند زیر و زبر
از دعا و ہمت عالیٔ شان ‏ ‏ ذرہ ذرہ مے شود کوہ گران
رونق بازار حسن نور او ‏ ‏ در راہ دین ناصر منصور او

نصرت و اقبال ایشان را ببین ‏ ‏ تا شناسی ذات رب العالمین
اے برادر گر بقا خواہی بقا ‏ ‏ تو بیا در ذیل مستان خدا
تا خدا بر تو عنایت ہا کند ‏ ‏ در مقصودت بدستت تا دہد
مرگ انسان ہم دلیل بین است ‏ ‏ ہر یکے را ساغرش نوشیدنی است
پیش فرزندان و خویشان در زمان ‏ ‏ خواجہ افتادہ بہ بستر بس تپان
پیش او بنشستہ دانائے طبیب ‏ ‏ رنگ و ریش را ہمی بیند غریب
نسخہ تو ہر زمان پیش نہند ‏ ‏ مرہمے تو بر تن ریشش نہند
لیک جان او بدر آید ز تن ‏ ‏ با چنین تلخی و آشوب و محن
کیست آن کو می کشد جان را ز تن ‏ ‏ جز خداوند و قدیر و ذو المنن
پیش ازان ساعت کہ آن تنگ و خطر ‏ ‏ ہر تو آید از سماے با خبر
کن دعا ہا پیش رب ذو الکرم ‏ ‏ کز طفیل سید خیر الامم
از کرم آن ساعتت آسان کند ‏ ‏ در عنایت ہائے خود شادان کند
ہر چہ گفتم بہر تو کافی بود ‏ ‏ معتقدی را ہمین وافی بود
اے خدا اے قادر مطلق خدا ‏ ‏ اے بدیع و مالک ملک بقا
اے خدا اے خالق ارض و سما ‏ ‏ ذرہ ذرہ بر وجودت رہ نما
تو وحیدی وحدت از کثرت عیان ‏ ‏ زیرکان فہمند مرد نکتہ دان
از ہمہ بالاتری والاتری ‏ ‏ در خیال و عقل ما اعلاتری
از حجر و عقل بالا کے رسیم ‏ ‏ در گلستان ارم ہر کے خوریم
تا بیارد لطف تو مارا کشان ‏ ‏ کے بمنزل میرسیم ای مہربان
تا نداز تو بر عیان گردد ہمے ‏ ‏ کے بہ تو این قلب تیرہ را رہے
عقل ما بے فضل تو گردد خراب ‏ ‏ عقل ما با فضل تو صد فتحیاب
فضل تو بر علم ہر سر چشمہ ‏ ‏ ہر گل و گلشن ز تو شد دستہ
تو علیمی بے نہایت علم تو ‏ ‏ تو حلیمی بے نہایت حلم تو
جرم ہا بینی و پوشی اے غفور ‏ ‏ ہر گناہ ہم بس صبوری اے صبور
حسن و احسان کردہ بے خود جان ما ‏ ‏ جان ما قربان بر آن حاجت روا
عشق تو سرمست کردہ ہر سرے ‏ ‏ ہر سرے افتاد در شور و شر

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل ایڈیٹر و مالک اخبار کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا